خفیہ کوڈ
CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI

025-030910
Acc. No.:P-30910
خفیہ کوڈ
مصنفہ : سدھا گویل
مترجم : محمد جمال الدین خاں
مصور : جیا ویٹن
چلڈرن بک ٹرسٹ ☆ قومی کونسل برائے فروغ زبان اردو ☆ بچوں کا ادبی ٹرسٹ
JAYATI

ایک نیا کھیل

ترون اور بینا ممبئی میں اپنی ممّی کے ساتھ ایک فلیٹ میں رہتے تھے۔ ان کے پاپا میجر پندیر کشمیر گئے تھے جہاں ان کی پوسٹنگ تھی۔ میجر پندیر اپنے بچوں سے بے حد پیار کرتے تھے اور بچے ان کی بہت کمی محسوس کرتے تھے۔ بچے ان کہانیوں کو بہت یاد کرتے تھے جو وہ انھیں سنایا کرتے تھے۔ وہ چاہتے کہ میجر پندیر جلدی واپس ہوں اور انھیں کچھ اور کہانیاں سنائیں۔

کئی مہینے گذر گئے ترون اور بینا نے سنا کہ ان کے پاپا چھٹی میں گھر آ رہے ہیں۔ وہ بہت خوش تھے اور بے صبری سے ان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر ایک دن دوپہر بعد ترون نے دیکھا کہ ایک ٹیکسی آ رہی ہے۔

وہ چلاّیا ''پاپا آ گئے، پاپا آ گئے۔''

بینا اور مسز پندیر دیکھنے کے لیے بالکنی میں دوڑے۔ جیوں ہی ٹیکسی رکی، مسز پندیر نے نوکر کو آواز دی ''بابو، بابو نیچے جاؤ اور سامان اوپر لے آؤ۔''

میجر پندیر نے اوپر دیکھا اور ہاتھ ہلایا اور تیزی سے اوپر فلیٹ میں داخل ہو گئے۔ بچے اور ان کی ماں ان کے خیر مقدم کے لیے دروازے کے باہر کھڑے تھے۔ میجر نے اپنے دونوں بچوں کو اٹھا کر گلے سے لگایا اور پھر اپنی بیوی کو سلام کیا۔ جیوں ہی سبھی اندر گئے، مسز پندیر بولی، ''آپ کو بھوک لگی ہوگی۔ میں آپ کے لیے چائے اور ناشتہ لاتی ہوں۔'' وہ باورچی خانہ میں جلدی سے چلی گئیں۔ میجر ڈرائنگ روم میں صوفہ پر بیٹھ گئے اور دونوں بچے ان کے دونوں طرف بیٹھ کر ان کے چہرے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

میجر نے پوچھا ''کیا تم لوگ کشمیر سے کسی تحفہ کی امید رکھتے ہو؟''

ترون بولا، ''ہاں، ہاں، کچھ نئی چیز یا کم سے کم کچھ نئی کہانیاں۔''

''کہانیاں؟'' میجر نے پوچھا۔ ''محاذِ جنگ سے کیسے کوئی اچھی کہانیاں سیکھ سکتا ہے؟ تاہم، میں تم لوگوں کو وہاں فوجیوں کی زندگی کے بارے میں کچھ کہانیاں سناؤں گا، لیکن ابھی نہیں۔''

مسز پندیر یہ کہنے کے لیے آئیں کہ چائے تیار ہے۔

''اہا، گھر میں ہونا کتنا اچھا لگتا ہے'' جیوں ہی میجر پندیر کھانے کی میز پر گئے اور کھانے کی چیزوں اور پھلوں کو دیکھا، انھوں نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

چائے کے بعد میجر پندیر نے اپنا تھیلا کھولا اور کشمیر سے جو تحائف اپنے گھر والوں کے لیے لائے تھے، ان کو نکالا۔

انھوں نے مسز پندیر کو ساڑی اور شال اور بچوں کو کپڑے اور کھلونے دیے۔
ترون اس رنگین رومال سے بے حد خوش تھا جو اس نے اپنے لیے تھیلا سے نکالا تھا۔
میجر نے کہا ''حالاں کہ یہ مجھے میرے آفیسر کی طرف سے ایک تحفہ ہے لیکن تم اسے رکھ سکتے ہو۔''
ترون بولا، ''اہا، اس میں لال، پیلے اور نیلے جیسے خوبصورت رنگ ہیں۔''
میجر نے پورا تیسرا پہرا اپنے بچوں کے ساتھ گذارا۔ شام کو مسز پندیر باورچی کی مدد کے لیے باورچی خانہ چلی گئیں۔
ترون بولا، ''پاپا، اب ہم لوگوں کو کہانی سنائیے۔''
مینا نے ہاں میں ہاں ملائی۔ ''ہاں، اب سنائیے۔''

''ٹھیک ہے۔ میں تمھیں ایک فوجی آفیسر کے بارے میں ایک سچی کہانی سناؤں گا۔''
بچے ایک ساتھ چلّائے۔ ''ہاں، ہاں ہمیں ضرور سنائیے۔''
''ایک جگہ فوج میں ایک بہادر نوجوان کیپٹن کی حیثیت سے نوکری کررہا تھا۔ ایک طاقتور دشمن فوج نے اس کے فوجی دستہ پر حملہ کردیا۔ نوجوان بہادر کیپٹن بڑی ہنرمندی سے لڑا لیکن وہ شکست کھا گیا اور دشمن نے اسے گرفتار کرلیا۔ دشمن فوج نے اسے ایک قید خانہ میں ڈال دیا، کیپٹن کے دستوں کو معلوم نہیں ہوا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا، لیکن وہ ہمت سے لڑتے رہے اور باقاعدہ طور پر آگے بڑھتے رہے، کچھ دنوں بعد نوجوان کیپٹن کو وہاں سے دور کسی دوسرے جیل میں لے جانے کے لیے ایک ٹرک میں ڈال دیا گیا۔
نوجوان کیپٹن ایک بہت ہی ہوشیار آدمی تھا۔ اس جگہ کو چھوڑنے سے قبل، اس نے ایک کاغذ کے ٹکڑے پر کچھ لکھ کر ٹرک کے پاس گرادیا۔
اس نے کاغذ پر خفیہ زبان میں ایک پیغام لکھ دیا تھا۔ اس پیغام میں دشمن کے مورچہ اور اس کے پتا کا ذکر تھا۔ کچھ دنوں بعد وہ کاغذ کا ٹکڑا کیپٹن کے دوستوں کو مل گیا۔
اس کاغذ کے ٹکڑے کی مدد سے ان لوگوں نے دشمن پر حملہ کردیا اور کیپٹن کو رہا کرالیا۔
ترون نے پوچھا ''پاپا، خفیہ زبان کیا ہے؟''
''یہ ایک ایسی زبان ہے جو اس طریقہ سے لکھی جاتی ہے کہ تم اس کے مطلب کو اس وقت تک نہیں جان سکو گے جب تک اس کے لکھے جانے کے طریقہ سے واقف نہ ہو۔''
مینا نے پوچھا، ''یہ انگریزی یا ہندی نہیں ہوتی ہے؟''
میجر نے جواب دیا، ''یہ انگریزی، ہندی یا کوئی بھی زبان ہوسکتی ہے، لیکن اس زبان کو ایک الگ طریقہ سے اصول کے لحاظ سے لکھا جاتا ہے۔ اس میں کئی طرح کے کوڈ ہوتے ہیں، کچھ تو آسان ہوتے ہیں لیکن ان میں زیادہ تر مشکل ہوتے ہیں۔ میں تم لوگوں کو ایک آسان مثال کے ذریعہ سمجھاؤں گا کہ خفیہ زبان کیا ہوتی ہے۔''
اس نے ایک کاغذ کا ورق اور ایک پینسل اُٹھائی۔ اس نے کہا، ''اب دیکھو، فرض کرو کہ ہم لوگ خفیہ زبان میں لفظ 'DOG' لکھنا چاہتے ہیں۔ ہم لوگ D کی جگہ اس کا اگلا حرف لکھتے ہیں۔''
مینا بولی، ''تب آپ E لکھیے۔''
اس کے پاپا نے کہا، ''بالکل صحیح۔''

ترون بولا، ''اہا، یہ تو آسان ہے۔''
اس کے پاپا نے پوچھا، ''تب تم O کے لیے کیا لکھوگے؟''
ترون نے جواب دیا، ''بلاشبہ، میں P لکھوں گا۔ اور G کے لیے H لکھوں گا۔ لہٰذا خفیہ زبان میں DOG کو EPH لکھا جائے گا۔ میں کہتا ہوں یہ اچھا ہے۔''
یہاں آؤ EPH! اپنی دم ہلاؤ مینا زور سے قہقہا لگاتے ہوئے بولی۔
اس کے پاپا نے کہا، ''ہاں یہ سننے میں بہت عجیب لگتا ہے۔
اب اگر تم کوڈ میں ایک پیغام حاصل کرو اور جاننا چاہو کہ EPH کا مطلب کیا ہے تو تمھیں حرف کا پچھلا حرف لکھنا ہوگا۔ چنانچہ تم E کے لیے D لکھوگے، P کے لیے O لکھوگے اور H کے لیے G لکھوگے۔ نتیجہ آئے گا DOG! لہٰذا تم دیکھو کے وہ شخص جو کوڈ نہیں جانتا ہے، نہیں سمجھ سکتا کہ EPH کا مطلب کیا ہے۔
ترون خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔ '' آؤ ہم نئی زبان میں کچھ اور لفظ بنانے کی کوشش کریں۔''
اسی وقت دروازے کی گھنٹی بجی۔ کرنل برگینزا اس کے پاپا سے ملنے آئے تھے۔ مینا اور ترون کو دوسرے کمرے میں جانا پڑا۔
مینا دوڑتی ہوئی اپنی ماں کے پاس گئی۔ ''ممّی'' EPH کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ اس کا تلفظ EPH ہے۔'' اس نے پوچھا۔
مسز پندریر نے ایک لمحہ کے لیے سوچا اور اس نے پوچھا "EPH؟" تمھیں یقین ہے کہ تم نے کوئی غلطی نہیں کی؟''
''ہاں، ہمیں یقین ہے'' ترون نے ہاں میں ہاں ملائی۔ ''EPH، EPH ہی صحیح لفظ ہے۔''

اس کی ممی نے کہا۔ ایسا کوئی لفظ نہیں ہے۔ ترون اور مینا قہقہا لگا کر ہنس پڑے۔
مینا بولی۔ ''EPH کا مطلب DOG ہوتا ہے۔''
ترون بولا، ''یہ ایک خفیہ زبان ہے!''
مسز پندیرے نے ترون کی پیٹھ تھپتھپائی اور مسکراتے ہوئے بولی، ''چلو بھاگو، تم اور تمھارا کوڈ!''
ترون اور مینا اپنے کمرے میں چلے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنا نیا کوڈ کھیل کھیلنے لگے۔
ترون نے پوچھا۔ ''UJo کا مطلب کیا ہوتا ہے، مینا؟''
مینا نے U کے نیچے T، J کے نیچے I اور O کے نیچے N لکھا۔

''اس کا مطلب TIN ہوتا ہے'' وہ چلّائی۔
''صحیح! اب مجھ سے پوچھنے کی تمھاری باری ہے۔''
ترون بولا۔
وہ دونوں اپنے نئے کھیل سے اتنا خوش تھے کہ ان لوگوں کو شام کے کھانے کے لیے یاد دلانا پڑا! وہ رات کے کھانے کے بعد بھی کھیلنا چاہتے تھے لیکن ان کے پاپا نے منع کر دیا۔
انھوں نے کہا۔ ''اب سونے کا وقت ہے، جلدی کرو اور اپنے اپنے بستر پر جاؤ۔ اب اور کھیل نہیں۔ امید ہے تم لوگ آج کی رات EPH اور UJO کے بارے میں خواب دیکھو گے!''

دو اجنبی

کچھ دنوں بعد میجر اور مسز پندیر کرنل برگینزا سے ملنے گئے وہ بینا کو اپنے ساتھ لے گئے کیوں کہ بینا برگینزا کی بیٹی کی سہیلی تھی۔
ترون اپنے دوست راجیو کے گھر پتنگ اُڑانے چلا گیا، جب دونوں لڑکے باغ میں کھیل رہے تھے تبھی گھر کے باہر ایک گاڑی آ کر رُکی، ایک شخص جو خاکی رنگ کے کپڑے میں تھا، گاڑی سے باہر نکلا اور ان لوگوں کی طرف آیا۔
اس نے ترون کو دیکھا اور بولا، ''کیا تم ترون پندیر ہو؟''
ترون نے جواب دیا۔ ''ہاں جناب۔''
وہ شخص بولا۔ ''تمھارے پاپا نے تمھارے لیے مجھے بھیجا ہے۔
ترون نے پوچھا۔ ''وہ کہاں ہیں؟''
اس شخص نے سڑک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
''وہ کرنل برگینزا کے گھر پر ہیں۔ انھوں نے تمھارے لیے ایک گاڑی بھیجی ہے۔''
ترون بولا۔ ''ٹھیک ہے، میں آ رہا ہوں'' تبھی اس نے اپنے کپڑوں کو دیکھا۔
''میرا پینٹ بہت گندا ہے۔ میں کیسے جا سکتا ہوں؟'' اس نے

رائے زنی کی۔
تمھیں برگینسرا کے گھر کے اندر نہیں جانا ہوگا۔ تمھارے والدین تمھیں تمھاری چچی کے گھر لے جانے کے لیے وہاں انتظار کررہے ہیں،'' اس شخص نے واضح کیا۔
ترون بولا۔ ''او! تب تو ٹھیک ہے،'' اس نے اپنے دوست کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''معاف کرنا راجیو مجھے جانا ہوگا۔''
راجیو بولا۔ ''ٹھیک ہے کوئی بات نہیں، خدا حافظ''
جب ترون گاڑی کے نزدیک پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ہاف شرٹ میں ایک موٹا آدمی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہے۔ اس آدمی نے ترون کو اپنے پاس بلایا۔ ترون گاڑی میں داخل ہوا اور اس موٹے آدمی کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ شخص جو خاکی رنگ کے کپڑے میں تھا، گاڑی چلانے لگا۔
ترون نے دھیان دیا کہ کھڑکیاں گہرے پردوں سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ گاڑی کے اندر اندھیرا اور تھوڑی ٹھنڈ تھی۔
ترون نے اس موٹے آدمی سے کہا۔ ''اندر تو بہت اندھیرا ہے،

مہربانی کر کے پردوں کو پیچھے ہٹا دیجیے۔"
اس آدمی نے کوئی جواب نہیں دیا۔
ترون نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور خود سے پردہ کو کھینچنے کی کوشش کی۔
"خاموش رہو!" اس موٹے آدمی نے ڈانٹا۔
ترون تھوڑا ڈر گیا۔ وہ خاموشی سے پیچھے بیٹھ گیا اور اس نے اپنی نظریں آگے سڑک کی طرف کرلیں۔
گاڑی کراسنگ روڈ پر بائیں کی طرف مڑ گئی۔ ترون جانتا تھا کہ برگینزا کا گھر دائیں طرف تھا۔ "دیکھو تم نے یہاں غلط موڑ لیا ہے،" اس نے ڈرائیور سے کہا۔
موٹے آدمی نے ڈانٹا۔ "خاموش ہو جاؤ! اگر ایک لفظ بھی نکالا تو میں تمھاری زبان کاٹ لوں گا۔"
اس نے ترون کی گردن دبا کر اسے اپنے قبضہ میں کرلیا اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ وہ حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور اُسے کہاں لے جا رہے ہیں۔
گاڑی سنسان گلی میں مڑی اور موٹے آدمی کی پکڑ ڈھیلی پڑی۔
گاڑی پھر دھیمی ہو گئی۔
ترون موقع پا کر جلدی سے دروازے کی طرف مڑا اور اسے کھول دیا۔ لیکن موٹے آدمی نے اسے پکڑ کر جھٹکے سے واپس کھینچ لیا اور اسے ایک تھپڑ مارا، ترون نے مدد کے لیے شور مچانے کی کوشش کی لیکن اچانک موٹے آدمی نے اس کے منھ پر اپنا بڑا سا ہاتھ رکھ دیا۔
"خاموش رہو،" اس نے بدتمیزی سے کہا۔
اس نے اس آدمی کو بلایا جو گاڑی چلا رہا تھا "دینو، ہمیں اس کا
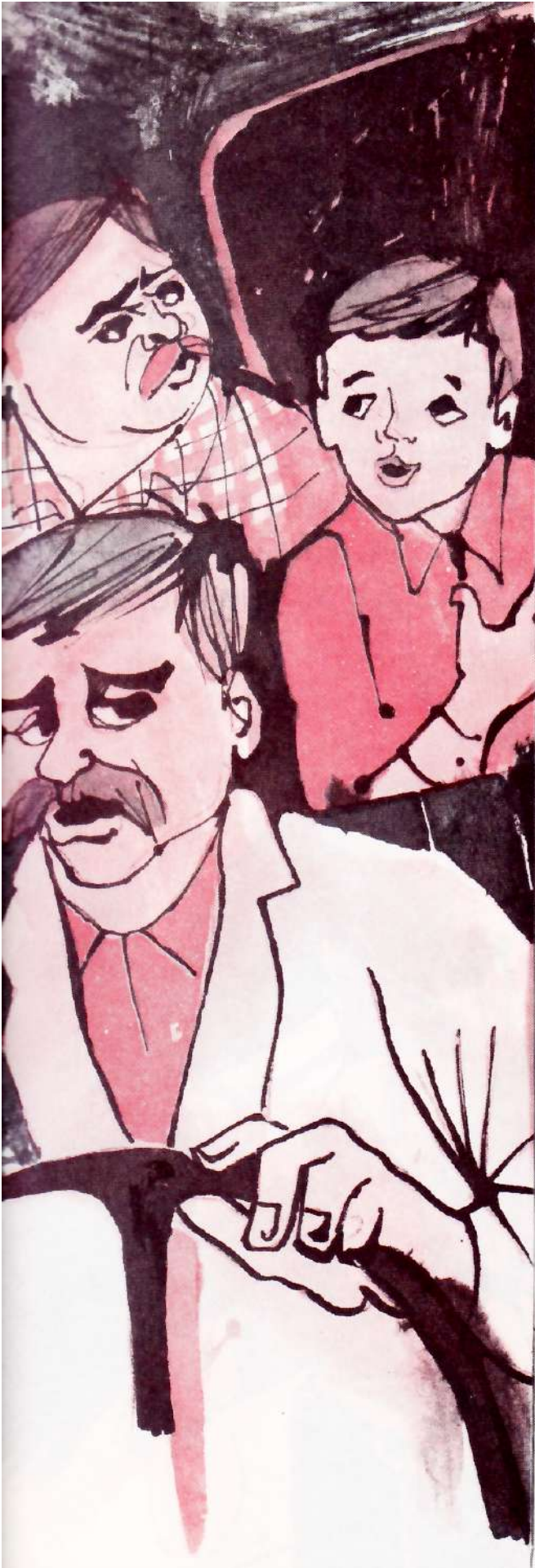
منہ بند کر دینا چاہیے۔''

دینو بولا، ''ٹھیک ہے، چودھری۔آؤ ہم حفاظت کے لیے اس کا منہ بند کر دیں۔''

اس نے گاڑی کو ایک سنسان جگہ میں کھڑا کر دیا، اس نے دستانے کا ڈبا کھولا اور پرانے کپڑے کا ٹکڑا نکالا۔موٹے آدمی نے ترون کو سختی سے پکڑ رکھا تھا۔دینو نے ترون کا ہاتھ اس کے پیچھے پیٹھ پر باندھ دیا اور پھر اس کے منہ میں کپڑے کا ٹکڑا ٹھونس دیا اور ایک رومال مضبوطی سے اس کے چہرے پر باندھ دیا۔ پھر اس نے گاڑی کو دوبارہ چلانا شروع کیا۔

گاڑی کچھ دیر چلی اور پھر ایک چھ منزلہ عمارت کے پاس پہنچ گئی۔ترون نے عمارت کے سب سے اوپر لکھے بڑے حروف N-e-o-n H-o-t-e-l کو دھیان سے پڑھ لیا۔

گاڑی کو ایک کھلے گیراج میں لے گئے اور گیراج کا دروازہ بند کر دیا گیا۔

Ofpo Ipufm

دینواور چودھری نے ترون کو گاڑی سے باہر کھینچا۔ دینو نے اپنی جیب سے ایک چابی نکالی اور ایک دروازہ کو کھولا جس کا پچھلا حصہ سیڑھی کی طرف جارہا تھا۔ اس نے ترون کو اپنے ساتھ سیڑھی پر چڑھنے کا حکم دیا۔ ترون ان لوگوں کے ساتھ چڑھتے چڑھتے سب سے آخری منزل پر پہنچ گیا۔ وہ اسے عمارت کے سامنے والے حصہ کے ایک اندھیرے کمرے میں لے گئے۔ کمرہ ٹھنڈا اور نم تھا جس میں کوئی فرنیچر نہیں تھا۔ دینو نے فوراً کمرے کو بند کردیا اور ایک دھندلی سی بتی جلائی۔ پھر اس نے ترون کا ہاتھ اور منھ کھول دیا۔

اس نے نرمی سے کہا، ''یہاں دیکھو بیٹے، اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کروگے تو تمھیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔''

ترون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بات نہیں سمجھ سکا کہ دراصل وہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

دینو بولا۔ ہمیں اب متعلقہ آدمی کو ایک پیغام بھیج دینا چاہیے۔

چودھری کمرے سے باہر گیا اور ایک ٹیلی فون لے کر واپس آیا۔

دینو نے ترون سے کہا، ''ہم لوگ تمھارے پاپا کو فون کرنے جارہے ہیں۔ ہم لوگ تمھارے پاپا کو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ محفوظ ہو، بس اتنا ہی۔ اُس سے زیادہ کچھ نہیں۔ نہ تو تم چلاؤگے، نہ ہی شور مچاؤگے۔''

ترون نہیں سمجھ پارہا تھا کہ کیا کرنا ہے یا کیا جواب دینا ہے۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ اس کو اغوا کرلیا گیا ہے۔ وہ بس اتنا چاہتا تھا کہ کسی طرح ان لوگوں کے چنگل سے آزاد ہوجائے، لیکن وہ ان لوگوں کے چنگل سے کیسے نکل سکتا تھا؟

اچانک اسے وہ کیپٹن کی کہانی یاد آئی جو اس کے پاپا نے اسے سنائی تھی کہ کیسے کیپٹن نے ایک خفیہ پیغام بھیجا تھا۔ کیا وہ بھی ایک خفیہ پیغام بھیج سکتا ہے؟ شاید وہ بھیج سکتا ہے۔

ترون نے دینو کو دیکھا اور بولا۔ ''ٹھیک ہے، میں اپنے پاپا سے بات کروں گا، لیکن پہلے میں غسل خانہ جانا چاہتا ہوں۔''

دینو نے اس کو دیکھا اور اس کی بات مان لی۔ ''اسے بتادو کہ غسل خانہ کہاں ہے چودھری۔''

چودھری نے ترون کو غصّہ سے گھور کر دیکھا۔

''چھوٹی آفت!'' اسے راستہ دکھاتے ہوئے وہ بولا۔

ترون Neon Hotel کا خفیہ لفظ تلاش کرنا چاہتا تھا۔ جیوں ہی اس نے غسل خانہ کا دروازہ بند کیا، اس نے اپنی جیب ٹٹولنا شروع کیا کہ شاید اس میں کوئی قلم یا پنسل رکھا ہو۔ لیکن اسے صرف وہ رنگین رومال ملا جو اس نے اپنے پاپا سے لیا تھا۔ وہ مایوس ہوگیا۔ اسے کچھ ایسی چیز چاہئے تھی جس سے وہ لکھ سکے۔

اس نے غسل خانہ کے چاروں طرف دیکھا۔ ایک کونے میں صرف ایک پرانا جھاڑو پڑا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ ٹوائلٹ پیپر بھی نہیں تھا۔ تبھی اس کی نظر دھول سے بھری ایک کھڑکی کی دیوار پر پڑی۔ وہ اس پر اپنی انگلی سے لکھ سکتا تھا۔

ترون نے دھول پر ایک انگلی سے لکھا 'Neon Hotel' حروف بالکل صاف تھے۔ ''اب کوڈ میں۔''

اس نے اپنے آپ سے کہا اور ہر حرف کے نیچے اس کا اگلا حرف لکھا۔ یہ OFPO IPUFM بن گیا۔ اس OFPO IPUFM کو اپنے آپ میں کئی بار دہرایا تا کہ وہ بھولے نہیں۔

غسل خانہ چھوڑنے سے قبل اس نے اس بات کا خیال رکھا کہ جو اس نے کھڑکی کی دیوار پر لکھا تھا۔ اسے مٹا دے۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ جلدی سے دھولیا۔ جب اس نے دروازہ کھولا، تو اس نے دیکھا کہ چودھری وہاں ابھی تک بے صبری

سے انتظار کررہا ہے۔
رومال سے اپنا ہاتھ صاف کرتے ہوئے ترون جیوں ہی باہر آیا، زور سے بولا۔ "OFPO IPUFM"۔
''تم نے کیا کہا،'' چودھری نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔
ترون ہنسا۔ وہ دوبارہ بولا۔ "OFPO IPUFM"
چودھری نے پوچھا،''اس کا کیا مطلب ہوتا ہے؟''
ترون نے جواب دیا''ہم لوگ گھر پر ایک پہیلی کھیل رہے تھے اور ابھی ابھی میں نے اس کا جواب تلاش کرلیا ہے۔''
چودھری نے پوچھا''یہ کس قسم کی پہیلی ہے؟ OFPO IPUFM کیا یہ جاپانی ہے یا کچھ اور ہے؟''
ترون ہنسا''ہاں، یہ جاپانی پہیلی ہے، OFPO IPUFM''
وہ پھر اندھیرے کمرے میں چلے گئے اور چودھری نے دروازہ بند کردیا۔

ایک ٹیلی فونی گفتگو

دینو نے ایک فون نمبر ملایا۔ اس سے کچھ آواز آئی جیسے کسی نے دوسری طرف ریسیور اُٹھایا ہو۔
دینو نے انکساری سے پوچھا، ''کیا میں میجر پندیر سے بات کرسکتا ہوں؟''
کسی نے جواب دیا، ''وہ گھر واپس جاچکے ہیں۔''
''شکریہ'' دینو بولا اور فون کاٹ دیا۔
اس نے دوسرا نمبر ملایا۔ ترون سمجھ گیا کہ یہ اس کے گھر کا نمبر ہے۔
دینو بولا، ''کیا میں میجر پندیر سے بات کرسکتا ہوں۔''
میجر پندیر نے جواب دیا ''میں بول رہا ہوں۔''
''میجر یہ بہت اہم ہے۔ دھیان سے سنو'' دینو کی آواز ہلکی لیکن صاف تھی۔
میجر پندیر نے پوچھا، ''کون بول رہا ہے؟''
دینو بولا، ''یہ معنی نہیں رکھتا۔ تمھارا بیٹا ہمارے ساتھ ہے۔ اگر تم اسے واپس چاہتے ہو تو تمھیں دس ہزار روپے ادا کرنا ہوں گے۔''

''وہ کہاں ہے؟ تم کون ہو؟ میں اسے کیسے پا سکتا ہوں؟ کیا وہ صحیح سلامت ہے؟'' میجر کی آواز فون پر لڑکھڑا رہی تھی۔
''جذباتی مت ہو، میجر۔ میں ایک منٹ میں اس سے تمھاری بات کراتا ہوں۔''
میجر پندیر نے کہا، ''ابھی اس سے میری بات کراؤ۔''
''پہلے میری بات دھیان سے سنو۔ رقم ایک تھیلے میں رکھ دو اور کل شام دو بجے تک اس تھیلے کو پہلی کنہیری غار میں چھوڑ دو۔ میرا آدمی اس تھیلے کو حاصل کر لے گا۔ کوئی چالاکی مت کرنا۔ اگر میرا آدمی رقم کے ساتھ دس بجے رات تک یہاں واپس نہیں آیا تو تمھارا بیٹا زندہ نہیں ملے گا۔ کوئی سوال؟''
میجر پندیر نے دوبارہ کہا، ''میرے بیٹے سے میری بات کراؤ۔''
دینو بولا، ''بس ایک منٹ'' اس نے فون کو اپنے ہاتھ سے ڈھکا اور نرمی سے ترون کو بولا۔
''آؤ میرے بچے۔ اس وقت کوئی چالاکی نہیں۔''
چودھری نے ایک چاقو باہر نکالا اور اس کی نوک ترون کے سینہ پر رکھ دی۔

''اگر کوئی بدتمیزی کی تو یہ اندر چلا جائے گا،''اس نے دھمکی دی۔
ترون نے فون پکڑا اور بولا، پاپا، یہ OFPO IPUFM ہے۔''
دینو ہانپنے لگا۔ اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ فون پر رکھ دیا۔
وہ غصّہ سے بولا، ''یہ کیا ہے؟''
چودھری نے سمجھایا ''سب ٹھیک ہے۔ یہ صرف ایک پہیلی کا جواب ہے جو بچے کھیل رہے تھے۔''
دینو نے اپنا ہاتھ فون پر سے ہٹا لیا۔
ترون نے دوبارہ اسے بولا، ''پاپا یاد کرو۔ وہ جاپانی پہیلی جو ہم لوگ کھیل رہے تھے۔ اچھا میں اس کا جواب جان گیا ہوں۔ یہ OFPO IPUFM، O-F-P-O I-P-U-F-M- OFPO IPUFM ہے۔ میں ابھی بالکل ٹھیک ہوں۔ میں ڈرا ہوا نہیں ہوں۔''
دینو نے جلدی سے فون کو پن سے ہٹا کر علیحدہ کر دیا۔
چودھری نے فون اُٹھایا اور اسے کمرے سے باہر لے گیا۔ دینو نے نرم آواز میں پوچھا، ''کیا تم کچھ کھانا پسند کرو گے؟''
ترون نے آزردگی سے جواب دیا، ''نہیں۔'' ''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، تمھیں رات میں کھانا ملے گا۔''

دینو بولا اور دروازے کی طرف چلا گیا۔
وہ پھر دوبارہ ترون کی طرف مڑا اور بولا، ''چھوٹے دوست، کوئی غلط حرکت مت کرنا اور نہ ہی چلّانے کی کوشش کرنا۔ یہاں کوئی تمھاری آواز نہیں سنے گا۔ تم بہت ہی اونچی جگہ پر ہو۔ اس کمرے کے پاس کوئی نہیں رہتا ہے۔''
وہ باہر گیا اور دروازہ بند کر دیا۔ ترون دوڑ کر دروازہ کے پاس گیا اور کان لگا کر سننے لگا اسے دینو کے دور جانے کی آہٹ سنائی دی۔
ترون نے کمرے کو دیکھا۔ لیکن بہت اندھیرا تھا۔ اوپر دیوار میں ایک گول سوراخ تھا جس سے صرف تھوڑی سی روشنی آ رہی تھی۔ ہوٹل کے پاس سے گذرنے والی گاڑیوں کی گھڑ گھڑ کی آواز سنی جا سکتی تھی۔ اس نے اندازہ لگایا کہ اس کے کمرے کا رخ سڑک کی طرف ہے۔
ترون نے اچانک بہت اکیلا پن اور خوف محسوس کیا۔ آنسوؤں کے دو بڑے قطرے اس کے گالوں پر ٹپکے۔ لیکن فوراً ہی اس نے بہادر کیپٹن کے بارے میں سوچا اور خود کو بہتر محسوس کیا۔ اس نے اپنا رومال باہر نکالا اور اپنے آنسوؤں کو صاف کیا۔ جیسے ہی وہ اپنے رومال کے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔ اچانک ایک تدبیر اس کے ذہن میں آئی۔
کمرے کے کونے میں دو بلّی کھڑی تھیں۔ اس نے ایک کو لیا اور جلدی سے اپنے رومال کو اس کے ایک کنارے پر باندھ دیا۔ اس نے پھر بلّی کو کھڑا کیا اور اپنے رومال والے کنارے کو دیوار کی سوراخ سے سیدھا باہر نکال دیا۔ بلّی اتنی بڑی تھی کہ سیدھی اپنی جگہ پر کھڑی ہو سکتی تھی۔
''اب پاپا کے لیے یہ جاننا آسان ہو جائے گا کہ میں کہاں ہوں'' ترون نے اپنے آپ سے مطمئن ہو کر سوچا۔

پہیلی

ترون کے پاپا اور ممّی گھر پر کافی پریشان تھے۔ میجر نے پوچھا، ''جاپانی پہیلی اور وہ عجیب وغریب الفاظ OFPO IPUFM سے ترون کا کیا مطلب تھا؟''

اس کی بیگم نے کہا، ''شاید اغوا کرنے والے جاپانی ہیں،'' میجر نے جواب دیا۔ ''ارے نہیں، وہ آدمی جس نے مجھ سے بات کی وہ بالکل ہندستانی تھا۔ OFPO IPUFM جاپانی نہیں ہے۔ مجھے لگتا ہے یہ لڑکا بیہودہ بات کر رہا ہے۔ شاید ان لوگوں نے نشیلی دوا دے رکھی ہے۔''

''یا اسے تیز بخار ہو سکتا ہے۔ اور اسے نہیں معلوم کہ وہ کیا بول رہا ہے،'' اس کی بیگم روتے ہوئے بولی۔

میجر پندیر نے جواب نہیں دیا۔ اس نے ایک کاغذ کا ٹکڑا لیا اور اس پر وہ لفظ OFPO, IPUFM لکھا۔ وہ بیٹھ کر ان کو بے چینی کے ساتھ دیکھنے لگا۔

مینا اداس اور بہت ہی خاموش ان کے نزدیک کھڑی تھی۔

اس نے پوچھا، ''پاپا، ترون گھر کب آ رہا ہے؟'' میجر نے مینا کو اُٹھایا اور اپنے زانو پر بیٹھا لیا۔ اس نے نرمی سے کہا۔ ''ہمیں معلوم نہیں ہے، یہ سب ایک پہیلی ہے۔''

''ایک پہیلی؟'' مینا بولی۔ ''کیا یہ پہیلی یہاں لکھی ہوئی ہے؟ OFPO IPUFM کیسا عجیب لفظ ہے۔ یہ ہم لوگوں کے خفیہ زبان کی طرح لگ رہا ہے! میں اسے کرنا جانتی ہوں۔'' مینا نے ایک کاغذ اور پنسل اُٹھایا اور اپنے چھوٹی میز اور کرسی کی طرف دوڑی۔ اس نے لکھنا شروع کیا۔

FO کے نیچے N لکھا، پھر E, F ہو گیا، 'P' O ہو گیا اور N' O ہو گیا۔ ''یہ NEON بن گیا،'' اس نے کہا، ''لیکن NEON کا کوئی مطلب نہیں ہوتا، کیا ہوتا ہے؟''

اس کے پاپا نے بے قرار ہو کر کہا، ''ہو سکتا ہے اس کا کچھ مطلب ہو۔ آگے بڑھو مینا، اسے جلدی پورا کرو۔ دوسرا لفظ کیا کہنا ہے؟''

مینا نے دوبارہ لکھنا شروع کیا۔ اس نے I کے نیچے H لکھا، پھر O, P ہو گیا، 'U' T ہو گیا، 'F' E ہو گیا اور

'L'M ہوگیا۔

"Hotel" وہ خوشی سے چلا اُٹھی۔

مّمی بولی "Neon Hotel" ترون وہاں ہے!

میجر غمگین لہجہ میں بولا، ''کیا یہ ممکن ہے؟ مینا تم نے یہ سب کہاں سے سیکھا ہے؟''

مینا بولی۔ پاپا آپ ہی نے ہم لوگوں کو کوڈ اور بہادر کیپٹن کے بارے میں بتایا تھا جسے دشمنوں نے قید کر لیا تھا۔

اس کے پاپا نے جواب دیا، ''اچھا، اس طرح تم نے کیا ہے۔ میں ساری چیزیں بھول چکا تھا۔''

''گویا ترون نے مجھے کوڈ میں ایک پیغام دیا ہے! چالاک لڑکا! اب میں جانتا ہوں کہ کیا کرنا ہے۔''

فوراً میجر پندیر نے پولس کو فون کیا۔

نیون ہوٹل

میجر پندیر نے پولیس کمشنر کوفون کیا اور اسے بتایا کہ اس کا بیٹا اغوا کرلیا گیا ہے۔ پولس کمشنر نے کہا کہ ترون کو پانے کے لیے وہ اپنی پوری کوشش کرے گا۔ اس نے میجر پندیر کو Neon Hotel کے پاس والے تھانہ میں ملنے کو کہا۔

جب میجر پندیر تھانہ پہنچا تو وہاں پولس کمشنر ایک بڑی پولس فورس کے ساتھ کھڑا تھا جن میں کچھ وردی میں اور کچھ سادہ لباس میں تھے۔

کمشنر بولا، ''ہم لوگوں نے پہلے سے ہوٹل کو اپنی نگرانی میں کرلیا ہے۔ ہمیں اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ مجرم بھاگ نہ سکے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ لڑکے کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ ہم لوگوں کو بہت ہوشیاری سے آگے بڑھنا چاہیے۔''

میجر پندیر نے ہاں میں ہاں ملائی، ''ہاں، ہم لوگوں کو ہوشیار رہنا ہوگا۔ اگر ان لوگوں کو شک ہوا کہ ہم انہیں دیکھ رہے ہیں، تو وہ لڑکے کو دور لے جاسکتے ہیں۔''

کمشنر بولا، ''ہم نے دو درجن پولس والوں کو سادہ لباس میں ہوٹل کے سبھی آنے جانے والے راستوں پر تعینات کردیا

ہے۔ وہ لوگ کسی بھی لڑکے کو آسانی سے باہر نہیں لے جانے دیں گے۔ تاہم ہم لوگوں کو تیزی سے آگے بڑھنا ہوگا۔"
وہ لوگ تھانہ سے ہوٹل کو دیکھ سکتے ہیں۔ کمشنر نے اپنی دوربین نکالی اور اس امید سے ہوٹل کو دیکھنے لگا کہ شاید کوئی سراغ ملے جو اس کی مدد کر سکے۔

اس نے کہا" یہ بہت بڑی عمارت ہے اور اس میں بہت سارے کمرے ہیں۔ ہم لوگوں کو ایک ایک کمرہ تلاش کرنے میں کافی وقت لگے گا۔"

میجر پندیر نے کمشنر سے دوربین لی اور عمارت کو دیکھنے لگا۔ اس نے ایک ایک کر کے سبھی کھڑکیوں کو دیکھنا شروع کیا۔ اچانک کسی چیز نے اُسے متوجہ کیا۔ سب سے اوپری منزل پر ایک کھڑکی کے نزدیک ایک رومال ہوا میں لہرا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کھمبا سے لگا ہوا تھا۔ یہ ایک رنگین رومال تھا۔

میجر پندیر نے اپنے آپ میں سوچا" وہ ترون کے رومال جیسا معلوم ہوتا ہے۔ وہی رنگین رومال جو میں کشمیر سے لایا تھا۔ ہاں مجھے یقین ہے، یہ وہی ہے!"

میجر پندیر نے کمشنر کو دیکھا اور جو اس نے دیکھا تھا اسے بتا دیا۔ کمشنر نے بھی دوربین کے ذریعہ رومال کو دیکھا۔

اس نے پوچھا،" کیا آپ کو پورا یقین ہے کہ یہ آپ کے بیٹے کا ہے، میجر۔"

میجر نے جواب دیا،" ہاں، یہ ایک رنگین رومال ہے۔ میں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔"

کمشنر بولا،" آپ کا لڑکا بہت ہوشیار ہے، میجر۔ اس نے ہم لوگوں کا کام آسان کر دیا ہے۔"

فوراً ہی کمشنر میجر پندیر اور بڑی تعداد میں پولس والے ہوٹل کی طرف دوڑ کر گئے۔ میجر، کمشنر اور کچھ کونسٹبل تیزی سے اوپری منزل پر گئے، جب کہ کچھ دروازہ کی نگہبانی کے لیے وہیں کھڑے رہے۔ جیوں ہی وہ اوپری منزل پر پہنچے ایک بیرے نے انھیں روکا۔

اس نے کہا، ''آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔ جناب اس منزل پر کوئی نہیں رہتا ہے۔''

میجر بولا، ''یہاں ہم لوگوں کے کچھ دوست رہتے ہیں۔''

بیرا کمشنر اور پولس والوں کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ وہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کرنے کے لیے چلانے ہی والا تھا کہ ایک پولس نے اس کے سینے پر اپنا ریوالور لگا دیا۔

''وہ لڑکا کہاں ہے؟''

بیرے نے جواب دیا، ''مجھے نہیں معلوم۔''

جیسے ہی ریوالور کا زور اس کے سینے پر پڑا۔ بیرے نے اس کمرے کی طرف اشارہ کیا، جہاں ترون تھا۔

کمشنر نے پوچھا، ''کنجی کہاں ہے؟''

پہلے بیرے نے کہا اسے معلوم نہیں ہے لیکن پھر دھمکی دینے پر اس نے دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

کمشنر اور پولس اس کمرہ کے دروازہ کے پاس گئے اور کھٹکھٹایا۔ اندر کوئی آواز نہیں تھی۔ انھوں نے دوبارہ کھٹکھٹایا۔ پھر انھوں نے دروازہ پر بندوق چلائی۔ اچانک دروازہ کھلا اور وہاں دینو اور چودھری کھڑے تھے۔

'مت مارو! مت مارو!'' وہ چلائے۔

میجر نے پوچھا، ''اس کمرے کی کنجی کہاں ہے؟''

دینو نے کنجی ان کے حوالے کی اور پھر بھاگنے کی کوشش کی، لیکن دو پولس والوں نے اسے قبضہ میں کرلیا اور دوسرے دو نے

چودھری کو پکڑ لیا۔

میجر پندیر نے اس کمرہ کے دروازہ کو جس میں ترون تھا، آہستہ سے کھٹکھٹایا۔ وہ بولا، ''ترون۔''

''ہاں، پاپا میں یہاں ہوں،'' اندر سے ترون کی آواز آئی۔

دروازہ کھلا اور ترون دوڑ کر اپنے پاپا کے بانہوں میں آ گیا۔ میجر پندیر نے اسے زور سے گلے لگا لیا۔

کمشنر بولا، ''ترون تم بہت ہی ہوشیار لڑکے ہو۔ تم نے اپنے کوڈ اور اپنے رومال سے ہمارا کام آسان کر دیا۔''

ترون میجر کے ساتھ گھر لوٹ گیا۔ دینو اور چودھری گرفتار کر کے جیل بھیج دیے گئے۔

x-----x----x----

انگریزی ایڈیشن : 1971
اُردو ایڈیشن : 2005
تعدادِ اشاعت : 3000

قیمت : 20.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for
Promotion of Urdu Language, M/o. Human Resource Development,
Department of Secondary and Higher Education,
Govt. of India, West Block-I, R. K. Puram, New Delhi, by special arrangement
with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi
and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.